ترتیب وحواشی: محمد اسحاق بھٹی

مشاہیر کے تین غیر مطبوعہ مکتوبات

جناب محمد کامران فاروقی صاحب نے الفیض لائبریری بہاول پور سے مشاہیر کے تین اور غیر مطبوعہ مکتوب ارسال کیے ہیں۔ اس سے قبل ان کے ارسال کردہ مشاہیر کے تین غیر مطبوعہ مکتوب دسمبر ۱۹۸۳ء کے "المعارف" میں اور چار فروری ۱۹۸۴ء کے "المعارف" میں شائع ہو چکے ہیں۔ زیرِ اشاعت مکتوبات میں سے ایک خط مولانا حسرت موہانی کا ہے جو مولوی فضل محمد مرحوم (سول جج بہاول پور) کے نام ہے۔ دوسرا خط مولانا ابوالکلام آزاد کا ہے، یہ بھی مولوی فضل محمد مرحوم کے نام ہے۔ تیسرا خط مولانا غلام رسول مہر کا ہے، جو جناب شورش کاشمیری مرحوم کے نام ہے۔ اس خط میں مہر صاحب نے شورش مرحوم سے مولوی فضل محمد کا تعارف کرایا ہے۔ اس خط پر تاریخ درج نہیں ہے۔ البتہ پہلے دونوں خطوں پر تاریخ درج ہے۔ مولانا حسرت موہانی کا خط ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء کا اور مولانا ابوالکلام آزاد کا ۱۹ جون ۱۹۳۶ء کا مرقومہ ہے ___ ذیل میں محمد کامران فاروقی صاحب کے شکریے کے ساتھ یہ مکتوبات درج کیے جا رہے ہیں۔

۱۔ مولانا حسرت موہانی کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کان پور۔ مورخہ ۲۸ جنوری ۳۶ء

برخوردار[1]۔ السلام علیکم

میں کل ۲۹ جنوری کو کان پور سے بذریعہ پنجاب میل دہلی، بھٹنڈا، سمہ سٹہ ہوتا ہوا کراچی روانہ ہوں گا۔ پنجاب میل یہاں سے ۱ بجے دن کو روانہ ہوگا۔ دہلی شہر میں ۹½ بجے پہنچ کر اسی وقت بذریعہ ایکسپریس بھٹنڈا روانہ ہو جاؤں گا۔ بھٹنڈا سے ۳۰ کی صبح کو گاڑی روانہ ہو گی اور سمہ سٹہ سہ پہر ۴ بجے کے بعد پہنچے گی۔ وہاں کراچی میل مل جائے گا۔ اور ہم لوگ ۳۱ کی صبح کو کراچی پہنچ

[1] مولوی فضل محمد مرحوم مراد ہیں۔

جائیں گے ۔ انشاء اللہ تعالےٰ

بھاولنگر جنکشن گاڑی ۲۰ / جنوری دوپہر کے قریب پہنچے گی ۔ وہاں آپ مل سکتے ہیں ۔ فقط

فقیر حسرت موہانی[۱۶]

" مستقل[۱۷]" کی گزشتہ جلد کی نسبت آپ نے کچھ نہ لکھا ۔ میں احتیاطاً وہ جلد ہمراہ لیتا آؤں گا

اگر ضرورت ہو تو آپ لے لیجیے گا ۔ فقط

فقیر حسرت موہانی

---

[۱۶] مولانا حسرت موہانی کا نام سید فضل الحسن تھا ۔ بہت بڑے ادیب ، شاعر اور سیاسی رہنما تھے ۔ والد کا اسم گرامی سید اظہر حسین تھا ۔ ۱۸۷۵ء کو قصبہ موہان ضلع اناؤ (یو پی) میں پیدا ہوئے ۔ ۱۸۹۳ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا ۔ ۱۸۹۵ء میں فتح پور جاکر میٹرک کا امتحان دیا ۔ اوقاتِ سکول کے بعد مولانا ظہور الاسلام سے عربی اور نیاز فتح پوری کے والد سے فارسی پڑھتے رہے ۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد علی گڑھ کالج میں داخلہ لیا اور ۱۹۰۳ء میں بی ۔ اے پاس کیا ۔ اس کے بعد علی گڑھ سے رسالہ " اردوئے معلّٰی " جاری کیا اور اس میں انگریزی حکومت کے خلاف زوردار مضامین لکھے ۔ کئی بار قید ہوئے ، جیل میں ان سے چکی بھی پسوائی گئی ۔ انگریزی حکومت نے ان کو جسمانی سزائیں بھی دیں اور روحانی آزار پہنچانے کے لیے ان کا نادر کتب خانہ بھی برباد کر دیا ، جو انھوں نے بڑی محنت سے جمع کیا تھا ۔ تمام سیاسی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ آزادی کے بعد ہندوستان میں رہے اور پارلیمنٹ کے رکن منتخب ہوئے ۔ شاعری میں منشی امیر اللہ خاں تسلیم لکھنوی کے شاگرد تھے ۔ حسرت کا یہ ایک بہت بڑا ادبی کارنامہ ہے کہ اساتذۂ اردو کا غیر مطبوعہ کلام تلاش کرکے اس کا انتخاب شائع کیا ۔ تصانیف میں شرحِ دیوانِ غالب ، نکاتِ سخن اور دیوانِ حسرت شامل ہیں ۔ دیوانِ حسرت چھوٹی چھوٹی دس جلدوں میں شائع ہو چکا ہے ۔ کئی مرتبہ حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا ۔ نہایت قانع اور درویش منش آدمی تھے ۔ برِصغیر کی تمام سیاسی جماعتوں کے رہنما ان کا احترام کرتے تھے ۔ پچھتر برس کی عمر پاکر ۱۳ / مئی ۱۹۵۱ء کو لکھنؤ میں فوت ہوئے اور اپنے مرشد مولانا عبدالوہاب فرنگی محلی کے پائیں میں دفن کیے گئے ۔

[۱۷] یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ۱۹۳۵ - ۳۶ میں " مستقل " نام کا رسالہ کہاں سے نکلتا تھا اور اس کی ادارت و ترتیب کے فرائض کون بزرگ انجام دیتے تھے ۔ اس زمانے میں یہ کوئی معیاری رسالہ ہوگا جس کو مولانا حسرت موہانی اس قدر اہمیت دیتے ہیں ـــ محمد کامران فاروقی نے اپنے مکتوب میں یہ تو لکھا ہے کہ " اس کی کافی جلدیں الفیض لائبریری میں موجود ہیں ، لیکن اس

۲- مولانا ابوالکلام آزاد کا خط

کلکتہ

۹ جولائی ۴۲ء

عزیزی[۵۴] خط پہنچا - اللہ تعالےٰ طمانیتِ قلب کی دولت سے مالامال فرمائے - آپ کے اقربا نے ملازمت کی جو راہ نکالی ہے، بہتر ہے کہ اس سے گریز نہ کریں - اس کے لیے ساعی ہوں اور ملے تو اختیار کرلیں - معیشت کے بارے میں اس کے سوا چارہ نہیں کہ وقت اور حالات کے تقاضے کا ساتھ دیا جائے - علاوہ بریں اگر والدین مصر ہیں، تو ضروری ہے کہ ان کی خواہش کی تعمیل کی جائے -
باقی تمام معاملات دل اور نیت سے تعلق رکھتے ہیں - ہر جگہ اور ہر حال میں رہ کر ایک طالبِ سعادت اپنے باطن کی نگرانی کرسکتا ہے -
آپ کی بھاوج کی علالت کی خبر معلوم ہوئی، اللہ تعالےٰ فضل و کرم فرمائے - دعا کرتا ہوں -
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

فقیر ابوالکلام

۳- مولانا غلام رسول مہر کا خط

Ghulam Rasul Mihr MUSLIM TOWN LAHORE

باسمہٖ سبحانہٗ

عزیز مکرم - میرے نہایت عزیز دوست محمد فضل اللہ[۵۵] صاحب آپ کے پاس آرہے ہیں - یہ

---

[۵۴] مولوی فضل محمد مرحوم مراد ہیں - اس خط سے پتا چلتا ہے کہ مولوی صاحب کے قرابت داروں نے ان کے لیے کسی ملازمت کا انتظام کیا، لیکن وہ ملازمت کرنے پر آمادہ نہ تھے - مشورے کے لیے مولانا آزاد کو خط لکھا تو انھوں نے ملازمت اختیار کرنے کا مشورہ دیا -

[۵۵] ان کا اصل نام فضل محمد ہی تھا، لیکن بعد میں محمد فضل اللہ کہلانے لگے تھے، اور احباب کو اسی نام سے مخاطب کرنے کی تاکید فرماتے تھے -

ایک گرامی قدر وجود ہیں اور مولانا آزاد کے خاص عقیدت مند۔ امید ہے کہ آپ ان سے بہ اطمینان ملیں گے اور اس طرح انھیں نہیں، مجھے مشرف فرمائیں گے۔

کہیں تو سعدی کا ایک شعر بھی سنا دوں:

بہ خشم رفتۂ ما را کہ می برد پیغام
بیا کہ سپر انداختیم اگر جنگ است

امید ہے کہ آپ بہ خیر ہوں گے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

دعا گو

مہر

عزیزی شورش کاشمیری